مطالعہ حدیث کورس

معاشی معاملات

www.KitaboSunnat.com

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

21

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مطالعہ حدیث خط و کتابت کورس

معاشی معاملات

یونٹ (۲۱)

شعبہ اسلامی خط و کتابت کورسز دعوۃ اکیڈمی،

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

پوسٹ بکس نمبر 1485

فون: 54-9261751

فیکس: 261648, 250821

ای میل: dawah@isb.compol.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کورس .... مطالعہ حدیث

یونٹ نمبر 21

مؤلف .... مولانا حبیب الرحمان

ناشر .... دعوۃ اکیڈمی' بین الاقوامی اسلامی
یونیورسٹی اسلام آباد' پاکستان

مطبع .... ادارہ تحقیقات اسلامی' اسلام آباد

سن اشاعت .... 2000ء۔1421ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

پیش لفظ	۵
تعارف یونٹ	۷
آیات قرآنی	۸
احادیث نبویؐ	۱۰
مالی معاملات کی نزاکت واہمیت	۱۰
ہاتھ کی کمائی کی فضیلت	۱۱
قبولیت دعا میں رزق حلال کا اثر	۱۱
حلال و حرام سے لاپرواہی	۱۳
حرام کمائی کا انجام	۱۳
دیانت دارانہ تجارت	۱۴
خرید و فروخت میں نرمی کا حکم	۱۵
صادق و امین تاجر کا رتبہ	۱۵
بد دیانت تاجروں کا انجام	۱۶
ناجائز حربوں سے برکت ختم ہو جاتی ہے	۱۶
تجارت میں جھوٹی قسمیں	۱۷
تجارتی لغزشوں کا کفارہ...... صدقہ	۱۸
کاروبار کی نزاکت	۱۹
تقویٰ کا جوہر	۲۰
خراب مال تجارت کا عیب بیان کرو	۲۱
کسان کا صدقہ	۲۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے مغضوب بندے	۲۲
مزدور کے حقوق	۲۳
مزدور کی وکالت اللہ کرے گا	۲۴
تنگدست قرض دار کو مہلت دینے کا اجر	۲۴
مسلمان بھائی کے قرض کی ادائیگی	۲۵
قیامت میں مقروض کی معافی نہیں	۲۶
حسن ادائیگی	۲۷
مال دار کی ٹال مٹول ظلم ہے	۲۷
ادائیگی قرض میں نیت کا اثر	۲۸
ٹال مٹول کی قانونی سزا	۲۸
غصب وخیانت	۲۹
غصب کی حرمت	۲۹
خائن سے بھی خیانت کرنے کی ممانعت	۳۰
خیانت میں شیطان کے لیے کشش	۳۰
ذخیرہ اندوزی کی حرمت	۳۱
ذخیرہ اندوزی کرنے والے پر لعنت	۳۲
ذخیرہ اندوزی کرنے والے کی کج فطرتی	۳۲
مصوری کی کمائی	۳۳
راشی ومرتشی پر لعنت	۳۴
خلاصہ کلام	۳۶
مصادر ومراجع	۳۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

انیسویں اور بیسویں صدی میں غیر مسلم اور مسلم مستشرقین کے ذہن جن بنیادی مسائل کے حل میں مصروف رہے ان میں حدیث کی تاریخی اور تشریعی حیثیت بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ ان کی یہ دلچسپی ایک لحاظ سے ان کے پیش رو مستشرقین کی سرگرمیوں میں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اب تحقیق کا موضوع سابقہ محققین کی طرح شخصیت اور ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی' غزوات اور سیاسی اصلاحات کے بارے میں سوالات اٹھانا اور شکوک و شبہات کو پیدا کرنا نہ رہا بلکہ اب خود حدیث' اس کی جمع و تدوین' اس کی ثقاہت اور تاریخی و تشریعی حیثیت کو بنیادی موضوع بنایا گیا چنانچہ Guillau me, Goldzeha اور sehacht نے دین اسلام کے دو بنیادی ماخذ میں سے ایک کو موضوع تحقیق بناتے ہوئے مغربی ذرائع علم اور اپنے زیر تربیت مسلم محققین کو بڑی حد تک یہ بات باور کرا دی کہ حدیث کی حیثیت ایک غیر معتبر تاریخی بلکہ قیاسی بیان کی سی ہے' اس میں مختلف محرکات کے سبب تعریفی و تو صیفی بیانات کو شامل کر لیا گیا ہے اور بہت سی گردش کرنے والی افواہوں کو جگہ دے دی گئی ہے۔ ان انتہا پسندانہ تصورات کے ساتھ ساتھ یہ اہتمام بھی کیا گیا ہے کہ بعض اصطلاحات حدیث (مثلاً صحیح' حسن' ضعیف) کا اس طرح ترجمہ کر کے پیش کیا گیا جس سے تاثر بنے کہ احادیث کے مجموعوں میں گویا ہر قسم کی سنی سنائی کہانیاں اور قصے شامل ہیں۔

ان تمام غلط فہمیوں اور بعض اوقات شعوری طور پر گمراہ کرنے کی ان کوششوں سے یہ نتیجہ نکالنا مقصود تھا کہ دینی علوم سے غیر متعارف ذہن اس نہج پر سوچنا شروع کر دیں کہ ایک مسلمان کے لیے زیادہ محفوظ یہی ہے کہ وہ قرآن کریم پر اکتفا کر لے اور حدیث کے معاملہ میں پڑ کر بلاوجہ اپنے آپ کو پریشان نہ کرے۔ اسی گمراہ کن طرز عمل کے نتیجہ میں بعض حضرات اپنے آپ کو اہل قرآن کہنے لگے۔

ہمارے خیال میں یہ دین اسلام کی بنیادوں کو نقصان پہنچانے کی ایک سوچی سمجھی حکمت عملی تھی۔ اس غلط فکر کی اصلاح الحمد للہ امت مسلمہ کے اہل علم نے بروقت کی اور اعلیٰ تحقیقی و علمی سطح پر ان شکوک و شبہات کا مدلل' تاریخی اور عقلی جواب فراہم کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوۃ اکیڈمی کی جانب سے مطالعہ حدیث کورس ایک ایسی طالب علمانہ کوشش ہے جس میں مستند اور تحقیقی مواد کو سادہ اور مختصر انداز سے ۲۴ دروس (Units) میں مرتب کیا گیا ہے اس میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے ان میں :

حدیث نبوی ؐ کا مفہوم و معنی	مصطلحات حدیث کا تعارف
تاریخِ تدوین حدیث	عقائد
ارکان اسلام	اخلاقی تعلیمات

وغیرہ شامل ہیں۔

ہماری کوشش ہے کہ ان دروس کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچ سکیں اور مستند اسلامی مآخذ کی مدد سے ان شکوک و شبہات کا ازالہ کریں جو بعض مستشرقین نے پھیلائے ہیں اور علوم حدیث ' یا حدیث کے بارے میں مثبت اور مصدقہ معلومات ان طالبان علم تک پہنچائیں جو باقاعدہ دینی مدارس و جامعات میں حدیث کے موضوع پر تعلیم و تحقیق کے لیے وقت نہیں نکال سکتے۔

ان دروس کو معروف و مستند عالم دین مولانا حبیب الرحمٰن ریسرچ فیلو' شریعہ اکیڈمی اسلام آباد نے تحریر کیا ہے۔ تمام دروس پر دعوۃ اکیڈمی کے محققین مولانا رضا احمد صاحب اور مولانا محمد احمد زبیر ی صاحب نے دیدہ ریزی کے ساتھ نظر ثانی کی ہے اور ان کی اردو ادارت کے فرائض دعوۃ کے ایڈیٹر جناب محمد شاہد رفیع نے انجام دیئے ہیں۔ ان دروس کی تیاری میں شعبہ تحقیق کے سربراہ ڈاکٹر محمد جنید ندوی صاحب کی شبانہ روز محنت یقیناً لائق تحسین ہے۔ ہمیں امید ہے کہ دعوت دین کی یہ کوشش بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو گی اور دین کی تعلیم کے فہم میں آسانی پیدا کرے گی۔

ان دروس میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے ان پر متعلقہ حوالے بھی درج کر دیئے گئے ہیں تاکہ طالبان علم براہ راست ان مصادر کا مطالعہ بھی کر سکیں۔ ہر یونٹ کے ساتھ سوالات بھی درج ہیں جن کے جوابات کو جانچنے کے بعد دعوۃ اکیڈمی کورس مکمل کرنے والوں کو سرٹیفیکیٹ جاری کرے گی۔ اس سلسلہ میں آپ کے مشورے اور تنقید و تبصروں سے ہمیں ان اسباق کو مزید بہتر بنانے میں غیر معمولی امداد ملے گی اس لیے بلا تکلف اپنی رائے' تنقید و مشورے سے ہمیں مطلع کریں۔

پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد
(ڈائریکٹر جنرل)
دعوۃ اکیڈمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارف

یہ مطالعہ حدیث کا اکیسواں یونٹ ہے' اس کا موضوع "معاشی معاملات" ہے۔ اسلام مسلمانوں کی کاروباری اور معاشی زندگی کو بھی اللہ تعالیٰ کے انہی حدود کا پابند بناتا ہے جو انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لیے اس نے مقرر کیں ہیں۔ قرآن مقدس میں متعدد مقامات پر معاش کو "فضل اللہ" کہا گیا ہے یعنی یہ سب اللہ تعالیٰ کی عنایت اور کرم ہے جس سے انسان مستفید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا تقاضا ہے کہ ایک مسلمان مال و دولت کے حصول اور خرچ میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پسند اور ناپسند کو پیش نظر رکھے' حدود اللہ اور ان اخلاقی ضابطوں کا احترام کرے جو اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے معاشی معاملات کے لیے مقرر کیے ہیں۔

اسلام نے تجارتی اخلاقیات کا جو ضابطہ پیش کیا ہے وہ اسلام کے معاشی نظام کی بنیاد پر مبنی ہے اور اس سے حلال و حرام کی تمیز' تجارتی لین دین میں دیانت داری' خدا خوفی اور خدا ترسی کے جذبات کو فروغ دینا مقصود ہے۔

اس یونٹ میں رزقِ حلال کی اہمیت و فوائد' رزقِ حرام کے نقصانات' دیانتدارانہ تجارت کے اسلامی اصول' مشتبہ چیزوں سے پرہیز' کھیتی و باغبانی' مزدور کے حقوق' حرام ذرائع اور رشوت وغیرہ کی مذمت پر احادیث کی روشنی میں بحث کی گئی ہے۔

اس یونٹ کے مطالعہ سے آپ کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ اسلام کسی ایسے مذہب کا نام نہیں جو صرف انسان کی نجی اور انفرادی زندگی کی اصلاح کا داعی ہو اور جس کا کل سرمایہ حیات کچھ عبادات' اذکار اور چند مراسم ہوں' بلکہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے تمام شعبوں کے بارے میں مکمل ہدایات دیتا ہے اور رہنمائی کرتا ہے۔ اس یونٹ کے مطالعہ سے آپ اسلام کے معاشی اصولوں سے آگاہ ہو سکیں گے۔ اس آگاہی کی بنیاد پر آپ اسلامی معیشت کے فوائد پر گفتگو کرنے کے قابل ہو جائیں گے اور خود ان اصولوں سے استفادہ کے ساتھ دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی اسلام کے ان سنہری معاشی اصولوں سے آگاہ کر سکیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیات قرآنی

۱۔ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۝ ۚ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝

(ابراھیم: ۳۲'۳۴)

"اللہ وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا' اور آسمانوں سے پانی برسایا' پھر اس کے ذریعہ سے تمہاری رزق رسانی کے لیے طرح طرح کے پھل پیدا کیے' اور جس نے کشتی کو تمہارے لیے مسخر کیا کہ وہ سمندر میں اس کے حکم سے چلے اور تمہارے لیے دریاؤں کو مسخر کیا اور جس نے سورج اور چاند کو تمہارے مفاد میں ایک دستور پر قائم کیا کہ پیہم گردش کر رہے ہیں' اور دن اور رات کو تمہارے مفاد میں ایک قانون کا پابند کیا' اور وہ سب کچھ تمہیں دیا جو تم نے مانگا' اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی بے انصاف اور ناشکرا ہے۔"

۲۔ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِی الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِیْهَا مَعَایِشَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝

(الاعراف ۷ :۱۰)

"ہم نے زمین میں تم کو اقتدار بخشا اور تمہارے لیے اس میں زندگی کے ذرائع فراہم کیے مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم لوگ کم ہی شکر گزار ہوتے ہو۔"

۳. اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ○ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ○

(الواقعہ: ۵۶ : ۶۳، ۶۴)

"کیا تم نے غور کیا' یہ کھیتیاں جو تم بوتے ہو انھیں تم اگاتے ہو یا ان کے اگانے والے ہم ہیں"؟

٤. اَهُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَهُمْ مَّعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِیًّا ؕ وَّرَحْمَتُ رَبِّكَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ○ (الزخرف ۴۳ : ۳۲)

"کیا تیرے رب کی رحمت (یعنی نبوت) یہ لوگ تقسیم کرتے ہیں؟ ہم نے دنیا کی زندگی میں ان کے درمیان گزر بسر کے ذرائع تقسیم کیے ہیں اور ان میں سے کچھ لوگوں کو کچھ دوسرے لوگوں پر ہم نے بدرجہا فوقیت دی ہے تاکہ یہ ایک دوسرے سے خدمت لیں اور تیرے رب کی رحمت (یعنی نبوت) اس دولت سے زیادہ قیمتی ہے جو (ان کے رئیس) سمیٹ رہے ہیں۔"

۵. وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ

(النحل: ۱۶. ۱۱۶)

"اور اپنی زبانوں سے یہ جھوٹے احکام نہ لگاؤ کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام۔"

٦. یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۟ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا○

(النساء ٤ : ۲۹)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ۔ لین دین آپس کی رضا مندی سے ہونا چاہیے۔ اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ یقین مانو کہ اللہ تمہارے اوپر مہربان ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث نبویؐ

مالی معاملات کی نزاکت واہمیت

عن ابن مسعود رضی الله عنه عن النبی ﷺ: لا تزول قدما ابن آدم یوم القیامة حتی یسئل عن خمس، عن عمره فیما أفناه وعن شبابه فیما أبلاه وعن ماله من أین اکتسبه وفیما أنفقه وما ذا عمل فیما علم (ترمذی: کتاب القیامة)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کوئی ابن آدم بھی اپنی جگہ سے اس وقت تک نہیں ہل سکے گا جب تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے متعلق پوچھ نہ لیا جائے۔

ایک تو اس کی زندگی کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کن کاموں میں اس نے گزاری ہے؟

دوسرا یہ کہ جوانی کن کاموں میں صرف کی ہے؟

تیسرا یہ کہ مال ودولت کہاں سے حاصل کیا؟

چوتھا یہ کہ اس مال ودولت کو کہاں خرچ کیا؟

پانچواں یہ کہ جو علم حاصل کیا تھا اس پر کتنا عمل کیا؟"۔

مفہوم:

۱۔ چونکہ جوانی، پوری زندگی، مال ودولت کا حصول، خرچ اور علم ہر ایک مستقل اہمیت کا حامل ہے اس لیے ان میں سے ہر ایک کے بارے میں الگ الگ سوال ہوگا۔

۲۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن ہر آدمی کو اپنے پورے آمدو خرچ کا حساب دینا ہوگا کہ کتنا کمایا؟ حلال طریقہ سے کمایا یا حرام طریقہ سے؟ جائز ذرائع سے حاصل کیا یا ناجائز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذرائع سے ؟اور اس کمائی کو کہاں کہاں خرچ کیا؟

۳۔ جن لوگوں نے حلال و حرام اور جائز و ناجائز کی تمیز ہی ختم کر دی ہو گی ان کا نہایت تباہ کن انجام ہو گا۔

۴۔ جو لوگ مالی معاملات میں بھی اللہ تعالیٰ کی ہدایات کو پیش نظر رکھتے ہیں اور اسے پرائیوٹ معاملہ نہیں سمجھتے یقیناً ایسے لوگ ہی اس محاسبہ میں کامیاب ہوں گے۔

ہاتھ کی کمائی کی فضیلت

عن مقدام بن معد یکربؓ قال قال رسول اللہ ﷺ "ما اکل أحد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیه وان نبی اللہ داود علیه السلام کان یاکل من عمل یدیه.

(بخاری: کتاب البیوع)

مقدام ابن معد یکرب بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا "اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا کسی شخص نے کبھی نہیں کھایا' اور اللہ تعالیٰ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے تھے۔"

مفہوم :

ا۔ اس حدیث کا مقصود اہل ایمان کو گداگری' اور دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے روکنا اور اس بات کی تعلیم دینا ہے کہ آدمی کو اپنی روزی خود کمانی چاہیے اور کسی شخص پر بار بن کر زندگی نہیں گزارنی چاہیے۔

قبولیت دعا میں رزقِ حلال کا اثر

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال رسول اللہ ﷺ "ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا' وان اللہ امر المؤمنین بما امربه المرسلین فقال "یا ایها الرسل کلوا من الطیبات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واعملوا صالحا" وقال تعالی "یا ایها الذین امنو کلوا من طیبات ما رزقنکم" ثم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمدید یه الی السماء یارب ' ومطعمه حرام ومشربه حرام وملبسه حرام وغذی بالحرام' فانی یستجاب لذلك (ترمذی: کتاب التفسیر)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ : "اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے اور وہ صرف پاکیزہ مال ہی کو قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنین کو اسی بات کا حکم دیا ہے جس کا اس نے رسولوں کو حکم دیا ہے' چنانچہ اس نے فرمایا' "اے پیغمبرو! پاکیزہ روزی کھاؤ اور نیک عمل کرو' اور مومنین کو خطاب کرتے ہوئے اس نے کہا "اے اہل ایمان جو پاک اور حلال چیزیں ہم نے تم کو بخشی ہیں وہ کھاؤ۔"

پھر آپؐ نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا جو لمبی مسافت طے کر کے مقدس مقام پر آتا ہے' غبار سے اٹا ہوا ہے' گرد آلود ہے اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر کہتا ہے "اے میرے رب! (اور دعائیں مانگتا ہے)"

حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے' اس کا پینا حرام ہے' اس کا لباس حرام ہے اور حرام پر ہی وہ پلا ہے' تو ایسے شخص کی دعا کیوں کر قبول ہو سکتی ہے ؟۔

مفہوم :

۱۔ اس حدیث میں پہلی بات یہ کہی گئی کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ صرف وہی صدقہ قبول کرتا ہے جو پاک و جائز کمائی کا ہو' حرام مال اگر اس کی راہ میں خرچ کیا جائے تو وہ اسے قبول نہیں کرتا۔

۲۔ دوسری بات یہ فرمائی کہ جس آدمی کی کمائی حرام ہو' ناجائز طریقے سے حاصل کی گئی ہو تو اس کی دعا اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلال و حرام سے لاپرواہی

عن ابی ہریرۃؓ قال، قال رسول اللہ ﷺ، یاتی علی الناس زمان لایبالی المرء ما اخذ منه امن الحلال ام من الحرام (بخاری: کتاب البیوع)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ’’لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آجائے گا جس میں آدمی اس بات کی پروا نہیں کرے گا کہ اس نے جو مال کمایا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔‘‘

مفہوم :

۱۔ اسلام اپنے پیروکاروں کو دولت کمانے کی کھلی چھوٹ نہیں دیتا بلکہ کمائی کے طریقوں میں اجتماعی مفاد کے لحاظ سے جائز اور ناجائز کا امتیاز قائم کرتا ہے۔

۲۔ یہ امتیاز اس قاعدہ کلیہ پر مبنی ہے کہ دولت حاصل کرنے کے وہ تمام طریقے ناجائز ہیں جن میں ایک شخص کا فائدہ (منافع) دوسرے شخص یا اشخاص کے نقصان پر ہو۔

۳۔ اور ہر وہ طریقہ جائز ہے جس میں فوائد کا مبادلہ متعلقہ افراد کے درمیان منصفانہ طور پر ہو۔

۴۔ ایک مادہ پرست اور منکر آخرت کے نزدیک جائز و ناجائز کی کسوٹی صرف اپنا مفاد ہے یعنی ہر وہ ذریعہ جائز ہے جس سے مادی فائدہ حاصل ہو سکتا ہے خواہ اس میں دوسرے فرد یا معاشرے کا نقصان ہی کیوں نہ ہو۔ اسلام اس ذہنیت کی مذمت کرتا ہے۔

حرام کمائی کا انجام

عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنه عن رسول اللہ ﷺ قال، لا یکسب عبد مال حرام فیتصدق منه فیقبل منه، ولا ینفق منه فیبارك له فیه، ولا یترکه خلف ظهره الا کان زاده الی النار، ان اللہ لا یمحوالسیء بالسیء ولکن یمحو السیء بالحسن، ان الخبیث لا یمحوالخبیث (مسند احمد: مرویات عبداللہ بن مسعودؓ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی بندہ حرام مال کمائے، پھر اس میں سے خدا کی راہ میں صدقہ کرے تو یہ صدقہ اس کی طرف سے قبول نہیں کیا جائے گا اور اگر اپنی ذات اور گھر والوں پر خرچ کرے گا تو برکت سے خالی ہو گا اگر وہ اس کو چھوڑ کر مرا تو وہ اس کے جہنم کے سفر میں زاد راہ بنے گا۔ اللہ تعالیٰ برائی کو برائی کے ذریعہ سے نہیں مٹاتا ہے بلکہ برے عمل کو اچھے عمل سے مٹاتا ہے، خبیث ناپاک چیز کو خبیث ناپاک چیز نہیں مٹاتی ہے۔''

مفہوم:

۱۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیکی کا کام جائز طریقے سے کیا جائے گا تب وہ نیک کام سمجھا جائے گا۔ یعنی عمل کا مقصد بھی پاک ہونا چاہیے اور اس کا ذریعہ بھی پاک ہونا چاہیے۔

۲۔ ظاہر ہے کہ جو دولت ناجائز ذرائع سے حاصل کی گئی ہو گی وہ لازماً غیر منصفانہ طریقہ سے ہی حاصل کی گئی ہو گی اور اس ناجائز مال کو اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے سے قطعاً وہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا جو صدقہ یا انفاق فی سبیل اللہ کا حقیقی مقصد اور روح ہے۔

۳۔ نجس اور ناپاک مال گناہوں کو دھونے کا وسیلہ نہیں بن سکتا۔ بلکہ کمانے والے کے لیے الٹا وبال جان ہو گا۔

دیانت دارانہ تجارت

عن رافع بن خدیج قال، قیل یا رسول اللہ ﷺ ای الکسب اطیب؟ قال عمل الرجل بیدہ و کل بیع مبرور. **(مشکوٰۃ: کتاب البیوع)**

حضرت رافع ابن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! سب سے زیادہ اچھی کمائی کون سی ہے؟'' آپؐ نے فرمایا ''آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا، اور وہ تجارت جس میں تاجر بے ایمانی اور جھوٹ سے کام نہیں لیتا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرید و فروخت میں نرمی کا حکم

عن جابر رضی الله عنه قال : قال رسول اللهﷺ، رحم الله رجلا سمحا اذا باع واذا اشتری واذا اقتضی (بخاری: کتاب البیوع)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اس شخص پر اللہ رحم فرمائے جو نرمی اور خوش اخلاقی برتتا ہے، خریدنے میں اور بیچنے میں اور اپنے قرض کا تقاضا کرنے میں۔"

صادق وامین تاجر کا رتبہ

عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ، التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشهداء. (ترمذی : کتاب البیوع)

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سچائی کے ساتھ معاملہ کرنے والا امانت دار تاجر قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔"

مفہوم :

۱۔ تجارت بظاہر ایک دنیادارانہ کام ہے لیکن اگر اس میں سچائی اور دیانتداری برتی جائے تو وہ عبادت بن جاتی ہے اور ایسے تاجر کو خدا کے پاکباز بندوں یعنی انبیاء علیہم السلام اور صدیقوں اور خدا کی راہ میں شہید ہونے والوں کا ساتھ نصیب ہوگا۔

۲۔ صدیق سے مراد وہ مومن ہے جس کی زندگی سچائی میں گزری ہو، جس نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے کیے گئے عہد کا زندگی بھر پاس کیا ہو اور جس کی زندگی میں قول و عمل کا تضاد نظر نہ آئے۔

۳۔ اسلام نے انسان کے اس حق کو تسلیم کیا ہے کہ وہ اپنی قابلیت اور استعداد کے مطابق اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے ذریعہ معاش تلاش کرے لیکن وہ اس کو یہ حق نہیں دیتا کہ وہ اپنی معاش کے حصول کے لیے اخلاق کو خراب کرنے والے یا دھوکے' فریب اور جھوٹ کے ذریعہ سے کاروبار کو فروغ دینے کی کوئی صورت اختیار کرے۔

۴۔ اگر ایک شخص کے سامنے حرام کے مواقع بھی ہوں تو ظاہر ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کے خوف کے بغیر کوئی چیز بھی حرام ذرائع سے دولت حاصل کرنے سے نہیں روک سکتی۔

بددیانت تاجروں کا انجام

عن رفاعةؓ قال قال رسول اللهﷺ التجار يحشرون يوم القيامة فجارا' الا من اتقى وبر وصدق (ترمذی: كتاب البيوع)

حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا'' تاجر لوگ قیامت کے دن بدکار کی حیثیت سے اٹھائے جائیں گے' سوائے ان تاجروں کے جنھوں نے اپنی تجارت میں تقویٰ اختیار کیا (یعنی خدا کی نافرمانی سے بچے رہے) اور نیکی اختیار کی (یعنی لوگوں کو پورا حق دیا) اور سچائی کے ساتھ معاملہ کیا۔''

ناجائز حربوں سے برکت ختم ہو جاتی ہے

عن ابی قتادةؓ قال رسول اللهﷺ اياكم وكثرة الحلف فی البيع فانه ينفق ثم يمحق (مسلم: كتاب البيوع)

حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (تاجروں کو خبردار کرتے ہوئے فرمایا)'' اپنے مال کو بیچنے میں کثرت سے قسمیں کھانے سے بچو۔ یہ چیز (وقتی طور پر) تو تجارت کو فروغ دیتی ہے لیکن آخر کار برکت کو ختم کر دیتی ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

۱۔ تاجر اگر گاہک کو قیمت وغیرہ کے سلسلہ میں قسم کے ذریعہ سے یقین دلائے کہ اس کی یہی قیمت ہے اور یہ مال بہت اچھا ہے تو وقتی طور پر تو ممکن ہے کچھ گاہک دھوکہ کھا جائیں اور خرید لیں لیکن جب ان پر بعد میں حقیقت کھلے گی تو پھر کبھی وہ اس دکان کا رخ نہیں کریں گے اور اس طرح اس تاجر کی تجارت ٹھپ ہو کر رہ جائے گی۔

۲۔ اس لیے وقتی فائدے کے بجائے تجارت کو مستقل دیانتدارانہ بنیادوں پر فروغ دینے کے لیے راست بازی ضروری ہے۔

تجارت میں جھوٹی قسمیں

عن ابی ذرؓ قال، قال رسول اللہ ﷺ، ثلثة لا یکلمهم اللہ یوم القیامة ولا ینظر الیهم ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم، قال ابو ذر خابوا وخسروا من هم یا رسول اللہ؟ قال المسبل، والمنان، والمنفق سلعته بالحلف الکاذب. (مسلم: کتاب البیوع)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ توبات کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک وصاف کر کے جنت میں داخل کرے گا بلکہ ان کو دردناک عذاب دے گا۔"

حضرت ابو ذر غفاریؓ نے دریافت کیا کہ "اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ ناکام و نامراد لوگ کون ہیں؟"

آپؐ نے فرمایا: "ایک وہ شخص جو از راہ غرور و تکبر اپنے تہ بند کو ٹخنوں کے نیچے تک لٹکاتا ہے۔

دوسرے وہ شخص جو احسان جتاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا وہ شخص جو جھوٹی قسم کے ذریعہ سے اپنے مال تجارت کو فروغ دیتا ہے۔"

مفہوم:

۔ بات نہ کرنے اور نہ دیکھنے کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا' اس کے ساتھ محبت و شفقت کا معاملہ نہ کرے گا۔ اس کی مثال اسی طرح ہے کہ جب ہم کسی سے ناراض ہوتے ہیں تو نہ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور نہ اس سے بولتے ہی ہیں۔

۲۔ تہ بند و پاجامہ کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے کی یہ وعید صرف اس شخص کے لیے ہے جو غرور و تکبر کی وجہ سے ایسا کرتا ہے۔ رہا وہ شخص جو ٹخنوں سے نیچے تو تہبند یا شلوار لٹکاتا ہے لیکن اسے بڑائی کا غرور نہیں بلکہ طبعی سستی یا لاپروائی سے وہ ایسا کرتا ہے تو اس کا یہ فعل بھی گناہ ہے کیونکہ نبی ﷺ نے اہل ایمان کو ٹخنوں کے نیچے تہ بند لٹکانے سے مطلقاً منع فرمایا ہے۔ لہٰذا ایسا شخص بھی گنہگار ہوگا اگرچہ پہلے کے مقابلہ میں اس کا گناہ ہلکا ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ مومن تو کسی گناہ کو "ہلکا" نہیں سمجھتا۔ وفادار غلام کے لیے مالک کی ہلکی سی ناراضی بھی قیامت سے کم نہیں ہوتی۔

تجارتی لغزشوں کا کفارہ صدقہ ہے

عن قیس ابی غرزۃ قال' کنا نسمی فی عہد رسول اللہ ﷺ السما سرۃ' فمر بنا رسول اللہ ﷺ فسما نا باسم ھو احسن فقال ' یا معشر التجار ان البیع یحضرہ اللغو والحلف فشوبوہ بالصدقۃ. (ابو داود: کتاب البیوع)

حضرت قیسؓ ابو غرزہ فرماتے ہیں کہ: "نبی ﷺ کے زمانہ میں ہم تاجر لوگوں کو "سماسرہ" کہا جاتا تھا۔ حضور ﷺ کا ہمارے پاس سے گزر ہوا تو آپؐ نے اس نام سے بہتر نام دیا۔ اور آپؐ نے فرمایا "اے تاجروں کے گروہ! مال کے بیچنے میں 'لغویات کہنے اور جھوٹی قسم کھا جانے کا بہت امکان ہوتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو تم لوگ اپنی تجارت میں صدقہ کی آمیزش کرو۔"

مفہوم :

۱۔ نبی ﷺ کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ تجارت میں ایسا بہت ہوتا ہے کہ آدمی نادانستہ طور پر بھی لایعنی باتیں کر جاتا ہے اور کبھی جھوٹی قسم کھا لیتا ہے۔ اس لیے تاجروں کو چاہیے کہ وہ اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کا خصوصی اہتمام کریں تاکہ یہ چیز ان کی غلطیوں اور کوتاہیوں کا کفارہ بنے۔

۲۔ صدقہ سے خدا پرستی کے جذبات بھی پروان چڑھتے ہیں۔

کاروبار کی نزاکت

عن ابن عباسؓ قال، قال رسول اللہ ﷺ لا صحاب الکیل والمیزان، انکم قد ولیتم أمرین ھلکت فیھما الامم السابقة قبلکم (ترمذی: کتاب البیوع)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ناپ اور تول والے تاجروں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: "تم لوگ دو ایسے کاموں کے ذمہ دار بنائے گئے ہو جن کی وجہ سے تم سے پہلے گزری ہوئی قومیں ہلاک ہوئیں۔"

مفہوم :

۱۔ مطلب یہ ہے کہ اگر ناپ اور تول میں تم نے غلط طریقے اختیار کیے یعنی لینے کے پیمانے اور بنائے اور دینے کے اور تو یہ تمہاری تباہی کا باعث ہوگا اور پوری تباہی کا سبب بنے گا۔

۲۔ قرآن مجید میں ان تاجر پیشہ قوموں کا حال بیان ہوا ہے جو ناپ تول میں کمی کرتی تھیں۔ ان کو صحیح بات بتائی گئی لیکن وہ نہ مانیں اور بالآخر وہ تباہ ہوئیں۔

عن النعمان بن بشیر ان النبی ﷺ، قال الحلال بین، والحرام بین وبینھما امور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشتبهة، فمن ترك ما يشتبه عليه من الاثم كان لما استبان اترك، ومن اجترء على ما يشك فيه من الاثم اوشك ان يواقع ما استبان، والمعاصی حمی الله، من يرتع حول الحمی، يوشك ان يواقعه (بخاری، مسلم: کتاب البیوع)

حضرت نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی، لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ مشتبہ ہیں" تو جو شخص مشتبہ گناہ سے بچے گا وہ بدرجہ اولیٰ کھلے ہوئے گناہوں سے بچے گا۔ اور جو شخص مشتبہ گناہوں کے کر ڈالنے میں جرأت دکھائے گا تو کھلے ہوئے گناہوں میں اس کا پڑ جانا بہت زیادہ متوقع ہے، اور معصیتیں اللہ کا ممنوعہ علاقہ ہیں (جس کے اندر کسی کو جانے کی اجازت نہیں، اور اس کے اندر بلا اجازت گھس جانا جرم ہے) جو جانور ممنوعہ علاقہ کے آس پاس چرتا ہے اس کا ممنوعہ علاقہ میں جا پڑنا بہت زیادہ متوقع ہے۔"

مفہوم:

۱۔ نبی ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ ایسی چیز جس کا نہ تو حرام ہونا قطعی طور پر معلوم ہو اور نہ حلال ہونا صاف صاف معلوم ہو، اس کے بعض پہلو حلال معلوم ہوں اور بعض حرام دکھائی دیتے ہوں، تو مومن کا کام یہ ہے کہ اس کے پاس نہ جائے، اور ظاہر ہے کہ جو مشتبہ چیزوں سے دور بھاگتا ہو وہ کھلے ہوئے حرام کام کیسے کر سکتا ہے؟

۲۔ اس کے برعکس جو مشتبہ چیزوں کے ناجائز پہلوؤں کے دیکھنے کے باوجود اسے اختیار کرتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دل کھلے ہوئے حرام کو اختیار کرنے پر جری اور دلیر ہو جائے گا اور یہ دل کی نہایت خطرناک حالت ہے۔

تقویٰ کا جوہر

عن عطية السعدی ان النبی ﷺ قال" لا يبلغ العبد ان يكون من المتقين حتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یدع مالا باس به حذرا لمابه البأس. (ترمذی: کتاب الرقاق)

حضرت عطیہ سعدیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "کوئی شخص اللہ کے متقی بندوں کی فہرست میں نہیں آسکتا، جب تک کہ گناہ میں پڑنے کے ڈر سے وہ چیز نہ چھوڑے جس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔"

مفہوم:

۱۔ مطلب یہ ہے کہ ایک چیز مباح کے درجہ کی ہے جس کے کرنے میں گناہ نہیں ہے لیکن اس کی سرحد گناہ سے ملی ہوئی ہے۔ آدمی محسوس کرتا ہے کہ اگر میں اس مباح کی منڈیر پر گشت لگاتا رہوں گا تو ممکن ہے قدم پھسل جائے اور میں گناہ میں گر پڑوں، اس ڈر سے وہ مباح سے فائدہ اٹھانا چھوڑ دیتا ہے۔

۲۔ دل کی یہی وہ حالت ہے جس کو شریعت کی زبان میں تقویٰ کا نام دیا گیا ہے اور ایسا صاحب دل آدمی حقیقتاً متقی ہے۔ قرآن مجید میں جہاں احکام کی خلاف ورزی سے روکنا مقصود ہوتا ہے وہاں وہ یہ نہیں کہتا کہ "میری مقرر کی ہوئی حدود کو نہ پھلانگنا" بلکہ وہ یوں کہتا ہے کہ "یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں، ان کے قریب نہ جانا۔"

خراب مال تجارت کا عیب بیان کرو

عن واثلةؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ' لا یحل لاحد ان یبیع شیئا الا بین مافیه' ولا یحل لاحد یعلم ذلك الا بینه (بخاری: کتاب البیوع)

حضرت واثلہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کسی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی چیز میں موجود عیب بیان کئے بغیر اسے فروخت کرے۔ وہ اسے صاف صاف کہہ دے اور اسے نہ چھپائے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ اس حدیث میں تاجر کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ بیچتے وقت اپنی چیز کے عیب خریدار کے سامنے رکھ دے۔اسی طرح دکان پر اگر کوئی ایسا آدمی کھڑا ہے جو اس چیز کے عیب سے واقف ہے تو اس کو چاہیے کہ خریدار کو صاف صاف بتا دے۔

۲۔ نبی ﷺ ایک تاجر کے پاس سے گزرے' وہ غلہ بیچ رہا تھا۔آپؐ نے اپنا ہاتھ غلہ کے اندر ڈالا' اندر کا حصہ پانی سے تر تھا۔آپؐ نے پوچھا یہ کیا؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! ﷺ بارش سے بھیگ گیا ہے۔آپؐ نے کہا' پھر اسے اوپر کیوں نہ رکھا؟ پھر آپؐ نے فرمایا: جو لوگ ہم سے دھوکا کریں وہ ہم میں سے نہیں ہیں۔

۳۔ چونکہ اسلام اسلامی معاشرے میں باہمی خیر خواہی اور اخوت و محبت کے جذبات کو فروغ دیتا ہے جبکہ دھوکہ دہی' بد دیانتی اور جھوٹ کی وجہ خود غرضی اور مفاد پرستی ہوتی ہے اس لیے اسلام اس قسم کے اوصاف کی جڑ کاٹتا ہے۔

۴۔ ہاں اگر عیب کے بارے میں خود بیچنے والا بھی لاعلم ہے تو ظاہر کہ اس کی گرفت نہیں ہو گی۔

کسان کا صدقہ

عن انس قال رسول ﷺ' ما من مسلم یزرع زرعا او یغرس غرسا فیاکل منه طیر او انسان او بھیمة الا کان له به صدقة (مسلم: کتاب البیوع)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان زراعت کا کام کرتا ہے یا پودے لگاتا ہے اور اس میں سے چڑیاں یا کوئی انسان یا کوئی جانور کھالے تو یہ اس کے لیے صدقہ بنتا ہے۔''

اللہ کے مغضوب بندے

عن ابی ھریرہؓ قال قال رسول اللہ ﷺ' ثلثة لا یکلمھم اللہ یوم القیمة و...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ینظر الیھم، رجل حلف علی سلعة لقد اعطی بھا اکثر مما اعطی وھو کاذب، ورجل حلف علی یمین کاذبة بعد العصر لیقتطع بھا مال رجل مسلم، ورجل منع فضل ماء فیقول اللہ الیوم امنعك فضلی کما منعت فضل ماء لم تعمل یداك

(بخاری، مسلم:البیوع)

ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں "تین قسم کے لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ توبات کرے گااور نہ ان کی طرف دیکھے گا:

پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جنھوں نے اپنے سامان تجارت بیچنے میں جھوٹی قسم کھائی اور اس کی وجہ سے زیادہ دام انہیں ملے۔

دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جنھوں نے عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائی اور اس کے ذریعہ سے کسی مسلمان آدمی کا مال لے لیا۔

تیسرے وہ لوگ جو زائد از ضرورت پانی کو روکیں تو اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن کہے گا، میں تجھ سے آج اپنا فضل روک لوں گا جیسے کہ تو نے وہ زائد پانی روکا جو تیرا اپنا پیدا کیا ہوا نہ تھا۔"

مزدور کے حقوق

عن ابن عمرؓ قال، قال رسول اللہ ﷺ، اعطو الاجیر اجره قبل ان یجف عرقه

(ابن ماجه: کتاب الاجارة)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری دے دو۔"

مفہوم:

۱۔ مزدور کہتے ہی اس شخص کو ہیں جس کو اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ بھرنے کے لیے روز محنت کرنی پڑتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ اب اگر اس کی مزدوری کسی دوسرے دن پر ٹال دی جائے یا مار لی جائے تو وہ شام کو کیا کھائے گا اور اپنے بچوں کو کیا کھلائے گا؟

مزدور کی وکالت اللہ کرے گا

قال رسول اللہ ﷺ ' قال اللہ تعالیٰ "ثلثة انا خصمهم يوم القيامة' رجل اعطى بي ثم غدر' ورجل باع حرا فاكل ثمنه' ورجل استاجر اجيرا فاستو في منه ولم يعطه اجره. (بخاری: کتاب الاجاره)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: "تین آدمی ہیں جن سے قیامت کے دن میرا جھگڑا ہوگا۔ "ایک وہ شخص جس نے میرا نام لے کر کوئی معاہدہ کیا پھر اس نے اس عہد کو توڑ ڈالا' دوسرا وہ شخص جس نے کسی شریف اور آزاد آدمی کو (اغوا کر کے) اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی' تیسرا وہ شخص جس نے کسی مزدور کو مزدوری پر لگایا پھر اس سے پورا کام لیا اور کام لینے کے بعد اس کو اس کی مزدوری نہیں دی۔"

مفہوم:

۱۔ یہ بات بالکل عیاں ہے کہ جن بد قسمت لوگوں کے خلاف اللہ تعالیٰ خود فریق بن جائے ان کے بچنے کی کوئی صورت کیسے ہو سکتی ہے۔

۲۔ جو لوگ عہد شکنی کرتے ہیں' اغوا برائے تاوان کی وارداتیں کرتے ہیں اور مزدور طبقہ کا خون چوستے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کے دردناک اور عبرت ناک عذاب کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

تنگدست قرضدار کو مہلت دینے کا اجر

ان ابی هريرهؓ ان النبی ﷺ قال' كان رجل يداين الناس فكان يقول لفتاه اذا اتيت معسرا تجاوز عنه لعل الله ان يتجاوز عنا قال فلقی الله فتجاوز عنه

(بخاری' مسلم: کتاب البیوع)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا : ایک آدمی لوگوں کو قرضہ دیا کرتا تھا پھر وہ اپنے کارندے کو جسے وہ قرضوں کی وصولی کے لیے بھیجتا یہ ہدایت دیتا کہ اگر تو کسی تنگدست قرضدار کے پاس پہنچے تو اس کو معاف کر دینا شاید کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ درگزر کا معاملہ کرے۔ آپؐ نے فرمایا' یہ شخص جب اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ درگزر کا معاملہ کیا۔"

عن ابی قتادۃؓ قال' قال رسول اللہ ﷺ ' من سرہ ان ینجیہ اللہ من کرب یوم القیامۃ' فلینفس عن معسر اویضع عنہ (مسلم: کتاب الذکر)

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن غم اور گھٹن سے بچائے تو اسے چاہیے کہ تنگدست قرضدار کو مہلت دے یا قرض کا بوجھ اس کے اوپر سے اتار دے۔"

مسلمان بھائی کے قرض کی ادائیگی

عن ابی سعید الخدری قال اتی النبی ﷺ بجنازۃ لیصلی علیھا فقال ھل علی صاحبکم دین؟ قالوا نعم' قال ھل ترك له من وفآء ؟ قالوا لا' قال صلوا علی صاحبکم' قال علی ابن ابی طالب علی دینه یا رسول اللہ ' فتقدم فصلی علیه وفی روایة معناہ' وقال فك اللہ رھانك من النار کما فککت رھان اخیك المسلم' لیس من عبد مسلم یقضی عن اخیه دینه الا فك اللہ رھانه یوم القیامة (ابن ماجه: کتاب الصدقات)

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں نماز پڑھانے کے لیے ایک جنازہ لایا گیا تو آپؐ نے پوچھا "اس مرنے والے پر کوئی قرض تو نہیں ہے"؟ لوگوں نے کہا۔ ہاں اس پر قرض ہے۔ آپؐ نے پوچھا کہ "اس نے کچھ مال چھوڑا ہے کہ جس سے یہ قرض ادا کیا جا سکے"؟ لوگوں نے کہا "نہیں"۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ "تم لوگ اس کی نماز جنازہ پڑھ لو (میں نہیں پڑھوں گا)۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ نے یہ صورت حال دیکھ کر کہا "اے اللہ کے رسولؐ! میں اس قرض کو ادا کرنے کی ذمہ داری لیتا ہوں" تب آپؐ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی اور فرمایا (جیسا کہ ایک دوسری روایت میں ہے):

"اے علیؓ! اللہ تعالیٰ تجھے آگ سے بچائے اور تیری جان بخشی ہو جیسے کہ تو نے اپنے اس مسلمان بھائی کے قرض کی ذمہ داری لے کر اس کی جان چھڑائی۔

کوئی بھی مسلمان آدمی ایسا نہیں ہے جو اپنے مسلمان بھائی کی طرف سے اس کا قرضہ ادا کرے مگر یہ کہ اللہ قیامت کے دن اس کو رہائی بخشے گا۔"

قیامت میں مقروض کی معافی نہیں

عن عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ ﷺ قال یغفر للشھید کل ذنب الا الدین

(مسلم: کتاب الجہاد)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "وہ شخص جس نے خدا کی راہ میں جان دی اس کا ہر گناہ معاف ہو جائے گا سوائے قرض کے۔"

مفہوم:

۱۔ اوپر کی دونوں حدیثیں قرض ادا کرنے کی اہمیت کو خوب واضح کرتی ہیں۔ جس شخص نے اپنی جان تک خدا کی راہ میں قربان کر دی، اس کے اوپر اگر کسی کا قرض تھا جو اس نے ادا نہیں کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں معاف نہیں ہو گا۔ کیونکہ یہ قرض بندوں کے حقوق سے تعلق رکھتا ہے۔ اور جب تک قرض خواہ معاف نہ کرے اس وقت تک اللہ تعالیٰ بھی معاف نہیں کرے گا۔

۲۔ اگر آدمی قرض ادا کرنے کی نیت رکھتا ہو اور موت سے پہلے ادا نہ کر سکے تو قیامت کے دن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ صاحب حق کو بلائے گا اور معاف کرنے کے لیے اس سے کہے گا اور اس کے بدلے اسے جنت کی نعمتیں دینے کا وعدہ کرے گا تو صاحب حق اپنے حق کو معاف کردے گا۔ لیکن اگر کسی نے باوجود قدرت رکھنے کے قرض ادا نہیں کیا اور صاحب حق کو اس کا حق نہیں لوٹایا یا دنیا میں اس سے معاف نہیں کرایا تو اس کی معافی کی قیامت میں کوئی صورت نہیں۔

حسن ادائیگی

عن ابی رافع قال' استسلف رسول اللہ ﷺ بکرا فجاء ته ابل من الصدقة قال ابو رافع' فامرنی ان اقضی الرجل بکره' فقلت لا اجد الا جملا خیارا رباعیا' فقال رسول اللہ ﷺ اعطه ایاه فان خیر الناس احسنهم قضاءً۔ (مسلم: کتاب المساقاة)

حضرت ابو رافعؓ بیان کرتے ہیں کہ :"نبی ﷺ نے ایک نو عمر اونٹ کسی سے قرض لیا' پھر آپؐ کے پاس زکوٰۃ کے کچھ اونٹ آئے' تو آپؐ نے مجھے حکم دیا کہ اس آدمی کا نو عمر اونٹ ادا کردوں۔ میں نے کہا "ان اونٹوں میں صرف ایک اونٹ ہے جو بہت عمدہ ہے اور سات سال کا ہے۔" تو آپؐ نے فرمایا "وہی اسے دے دو' اس لیے کہ بہترین آدمی وہ ہے جو بہترین طریقہ سے قرض ادا کرتا ہو۔"

مالدار کی ٹال مٹول ظلم ہے

عن ابی ہریرةؓ قال' ان رسول اللہ ﷺ قال ' مطل الغنی ظلم ' فاذا اتبع احدکم علی ملیء فلیتبع (بخاری ومسلم: کتاب الحواله)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :"مالدار قرض دار کا قرضہ ادا کرنے میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے' اور اگر قرض دار کہے کہ تم اپنا قرضہ فلاں خوش حال آدمی سے لے لو' تو خواہ مخواہ قرضدار کے سر پر سوار نہ رہنا چاہیے' اس کی یہ بات مان لے اور جس کا اس نے حوالہ دیا ہے اس سے جا کر لے لے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم:

۱۔ مطلب یہ کہ آدمی کے پاس قرض ادا کرنے کے لیے کچھ نہیں ہے اور وہ کہتا ہے کہ جاؤ فلاں شخص سے لے لو، ہمارے اور اس کے درمیان بات چیت ہو چکی ہے وہ ادا کرنے پر راضی ہے تو قرض خواہ کو نہ چاہیے کہ وہ کہے کہ میں تو تجھی سے لوں گا، میں کسی اور کو کیا جانوں، بلکہ اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرے اور جس کا وہ حوالہ دے رہا ہے اس سے وصول کرے۔

۲۔ اس حدیث میں قرض خواہ اور مقروض دونوں کے لیے اہم ہدایات ہیں۔

ادائیگی قرض میں نیت کا اثر

عن ابی ہریرۃؓ قال، قال رسول اللہ ﷺ، من اخذ اموال الناس یرید اداء ھا ادی اللہ عنہ، ومن أخذ یرید أتلفه أ تلفه الله علیه (بخاری: کتاب الاستقراض)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگوں کا مال (بطور قرض) لے، اور وہ اس کے ادا کرنے کی نیت رکھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کر دے گا، اور جس شخص نے مال بطور قرض لیا اور نیت ادا کرنے کی نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس کی وجہ سے تباہ کر دے گا۔''

ٹال مٹول کی قانونی سزا

عن شرید سلمیؓ قال، قال رسول اللہ ﷺ، لی الواجد یحل عرضه وعقوبته

(ابو داود: کتاب الاقضیة)

حضرت شرید سلمیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: 'قرض ادا کر سکنے والے کا ٹال مٹول کرنا اس کی آبرو کو اور اس کی سزا کو حلال کر دیتا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

۱۔ "آبرو" کے حلال کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص قرض لے اور باوجود قدرت کے ادا کرنے میں ٹال مٹول کرے تو اس کا یہ جرم ایسا ہے کہ سوسائٹی کی نگاہ میں اس کو گرایا جا سکتا ہے اور اسے اس کی سزا دی جا سکتی ہے۔

۲۔ اگر اسلامی نظام کسی ملک میں قائم ہے اور وہاں کوئی ایسا شخص پایا جائے جو صاحب استطاعت ہونے کے باوجود قرض ادا نہیں کرتا تو اسلامی نظام کے کارندے اس کو سزا بھی دے سکتے ہیں اور اس کو ذلیل کرنے کے دوسرے طریقے بھی اختیار کر سکتے ہیں۔

غصب و خیانت

عن سعید بن زید قال قال رسول اللہ ﷺ من اخذ شبرا من الارض ظلما فانه یطوقه یوم القیامة من سبع ارضین (مسلم: کتاب المساقاة)

حضرت سعید بن زید سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کی بالشت بھر زمین ظلماً (زبردستی) لے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ڈالے گا۔

غصب کی حرمت

قال رسول اللہ ﷺ الا لا تظلموا' الا لا یحل مال امرئ الا بطیب نفس منه

(بیهقی: کتاب البیوع)

نبی ﷺ نے فرمایا "سنو! ظلم نہ کرو، خبردار! کسی آدمی کا مال جائز نہیں ہے مگر اس وقت جب کہ صاحب مال اپنی خوشی سے دے۔"

عن ابی امامة قال قال رسول اللہ ﷺ ' العاریة مؤداة' والمنحة مردودة' والدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقضیٰ، والکفیل غارم (ترمذی: کتاب البیوع)

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عاریت ادا کی جائے گی اور "منحة" واپس کی جائے گی اور قرض ادا کیا جائے گا اور ضمانت لینے والا ضمانت ادا کرے گا۔

مفہوم:

۱۔ عاریۃ کے معنی ادھار کے ہیں یعنی جو چیز کسی سے مانگ کے لائیں تو اسے ادا کرنا ہو گا اور "منحة" کے معنی یہاں دودھ والی اونٹنی یا بکری کے ہیں۔

۲۔ عرب میں دستور تھا کہ مالدار لوگ اپنے عزیزوں، رشتہ داروں یا دوستوں کو دودھ استعمال کرنے کے لیے اونٹنی دیتے تھے۔

۳۔ تو آپؐ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ دودھ پینے کے لیے جو جانور کسی کو دیا جائے تو جب اس کا دودھ ختم ہو جائے تو جانور اصل مالک کو لوٹا دیا جائے گا۔ اور قرضہ ادا کیا جائے گا۔ اسے ہضم نہیں کیا جا سکتا اور جو شخص کسی کا ضامن ہے تو اس سے وصول کیا جائے گا۔

خائن سے بھی خیانت کرنے کی ممانعت

عن ابی هریرةؓ قال رسول اللہ ﷺ أد الامانة الی من ائتمنك، ولا تخن من خانك **(ترمذی: کتاب البیوع)**

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے تمہیں قابل اعتماد جان کر اپنی امانت تمہارے پاس رکھی ہے، اس کی امانت واپس کر دو، اور جو تم سے خیانت کرے تو تم اس کے ساتھ خیانت کا معاملہ نہ کرو بلکہ اپنے حق کو وصول کرنے کے لیے دوسرے جائز طریقے اختیار کرو۔"

خیانت میں شیطان کے لیے کشش

عن ابی هریرةؓ قال قال النبی ﷺ ان اللہ عزوجل یقول انا ثالث الشریکین مالم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یخن احدھما صاحبہ‘ فاذا خانہ‘ خرجت من بینھما (وفی روایۃ) وجاء الشیطان.

(ابو داود : کتاب البیوع)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تک کسی کاروبار کے دو ساجھی باہم خیانت نہ کریں‘ میں ان کے ساتھ رہتا ہوں‘ لیکن جب ایک شریک دوسرے شریک سے خیانت کرتا ہے تو میں ان دونوں کے درمیان سے نکل آتا ہوں (اور ایک روایت میں ہے) اور شیطان آجاتا ہے۔“

مفہوم :

۱۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کاروبار میں شریک لوگ جب تک آپس میں خیانت اور چالبازی نہیں کرتے تب تک میں ان کی مدد کرتا ہوں‘ ان پر رحمت کرتا ہوں اور ان کے کاروبار میں اور باہمی تعلقات میں برکت عطا کرتا ہوں۔

۲۔ لیکن جب ان میں سے کسی کی نیت بد ہو جاتی ہے اور خیانت کرنے لگ جاتا ہے تب میں اپنی رحمت اور مدد کا ہاتھ کھینچ لیتا ہوں اور پھر شیطان آجاتا ہے جو ان کو اور ان کے کاروبار کو تباہی کی راہ پر ڈال دیتا ہے۔

ذخیرہ اندوزی کی حرمت

عن معمر قال قال رسول اللہ ﷺ من احتکر فھو خاطیء.

(مسلم: کتاب المساقاہ)

حضرت معمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے ذخیرہ اندوزی کی‘ وہ گنہگار ہے۔“

مفہوم :

۱۔ احتکار کے معنی ہیں ضرورت کی اشیاء کو روک لینا اور بازار میں نہ لانا اور قیمتوں کے خوب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چڑھنے کا انتظار کرنا اور جب قیمتیں چڑھ جائیں تو مال کو باہر نکالنا اور خوب پیسہ وصول کرنا۔ یہ ذہنیت تاجر لوگوں کی ہوتی ہے اس لیے نبی ﷺ نے اس ذہنیت کو روکا' کیونکہ یہ ذہنیت آدمی کو سنگ دل اور بے رحم بناتی ہے اور اسلام بنی نوع انسان کے ساتھ رحمت و شفقت کا معاملہ کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

۲۔ بعض علماء کی رائے ہے کہ احتکار جس سے روکا گیا ہے' صرف غلہ کے لیے مخصوص ہے اور دوسری اشیائے ضرورت کو اگر بازار میں تاجر نہیں لاتے تو ان کا یہ فعل اس وعید کی زد میں نہیں آتا۔ اس کے مقابل دوسرے گروہ کا خیال ہے کہ یہ صرف غلہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے' بلکہ تمام اشیائے ضرورت کو اس نیت سے روکنے والا گنہگار ہے اور اس وعید کا مستحق ہے۔ دوسرے گروہ کی رائے زیادہ وزنی معلوم ہوتی ہے مگر اصل علم صرف اللہ کے پاس ہے۔

ذخیرہ اندوزی کرنے والے پر لعنت

عن عمرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ' الجالب مرزوق' والمحتکر ملعون.

(سنن ابن ماجة: کتاب التجارة)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اشیاء ضرورت کو نہیں روکتا بلکہ وقت پر بازار میں لاتا ہے تو وہ اللہ کی رحمت کا مستحق ہے اور اسے اللہ رزق دے گا' اور وہ شخص جو احتکار کرتا ہے وہ لعنت کا مستحق ہے۔

ذخیرہ اندوزی کرنے والے کی کج فطرتی

عن معاذ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول' بئس العبد المحتکر' ان ارخص اللہ الاسعار حزن وان اغلاھا فرح **(ابو داود: کتاب البیوع)**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ : "کتنا برا ہے اشیائے ضرورت کو روک لینے والا آدمی' اگر اللہ چیزوں کے نرخ کو سستا کرتا ہے تو اسے غم ہوتا ہے اور جب قیمتیں چڑھ جاتی ہیں تو خوش ہوتا ہے۔"

مفہوم :

۱۔ اس حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے ذخیرہ اندوزی کے پیچھے جو ذہنیت کام کرتی ہے اس کی نشاندہی کی کہ ایسا شخص کس قدر خود غرض اور مفاد پرست ہوتا ہے۔

۲۔ جس طبقہ کی کسی کاروبار پر اجارہ داری ہوتی ہے عموماً وہ اسی قسم کے ہتھکنڈوں سے عوام کا استحصال کرتا ہے۔

مصوری کی کمائی

عن سعيد بن ابى الحسن قال ' كنت عند ابن عباس اذا جاء ه رجل فقال' يا ابن عباس انى رجل انما معيشتى من صنعة يدى وانى اصنع هذه التصاوير' فقال ابن عباس لا احدثك الا ماسمعت من رسول الله ﷺ سمعته يقول' من صور صورة فان الله معذبه حتى ينفخ فيها الروح وليس بنافخ فيها ابدا' فربا الرجل ربوة شديدة واصفر وجهه' فقال ويحك ان ابيت الا ان تصنع فعليك بهذا الشجر وكل شىء ليس فيه روح

(بخارى:بدء الخلق)

حضرت سعید بن ابو الحسنؒ (تابعی) فرماتے ہیں کہ : میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا' اتنے میں ایک آدمی آیا' اس نے کہا' "اے ابن عباسؓ! میں ایک دستکار آدمی ہوں' دستکاری ہی میرا ذریعہ معاش ہے۔ میں جانداروں کی تصویریں بناتا اور فروخت کرتا ہوں (اس بارے میں آپ کی رائے کیا ہے میرا یہ پیشہ حرام تو نہیں)؟" ابن عباسؓ نے فرمایا کہ "میں اپنی طرف سے کچھ نہ کہوں گا' میں تم کو حضور ﷺ سے سنی ہوئی حدیث سناؤں گا۔ میں نے آپؐ کو یہ فرماتے سنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ”جو شخص تصویر بنائے گا تو اللہ اس کو سزا دے گا‘ یہاں تک کہ وہ اس تصویر میں روح پھونک دے اور وہ ہرگز روح نہ پھونک سکے گا۔“ یہ سن کر اس آدمی کا چہرہ پیلا پڑ گیا اور زور سے اوپر کو سانس کھینچی۔ ابن عباسؓ نے اس سے کہا کہ ”اگر تمہیں یہی کام کرنا ہے تو درختوں اور ایسی چیزوں کی تصویریں بنایا کرو جن میں جان نہیں ہوتی“۔

مفہوم :

۱۔ تصویر بنانے والے کو اپنی کمائی کے بارے میں شبہہ ہو گیا تھا اس لیے اس نے آکر حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا‘ یہ اس کے مومن ہونے کی علامت ہے۔ اگر اس کے دل میں خدا کا خوف نہ ہوتا اور اگر اسے پاک اور جائز کمائی کی فکر نہ ہوتی تو ان کے پاس جاتا ہی کیوں۔ جن کو آخرت کی پکڑ کا ڈر نہیں ہوتا وہ حلال و حرام کی کب پروا کرتے ہیں۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے اس شخص کو اس کے پیشہ کی جائز صورت بھی بتا دی کہ بے جان اشیاء کی تصویر بنانے میں حرج نہیں ہے۔

۳۔ شدید ضرورت کے بغیر جاندار اشیاء کی تصویر بنانا حرام ہے‘ اور یہ پیشہ اختیار کرنا بھی درست نہیں ہے۔

راشی و مرتشی پر لعنت

عن عبداللہ بن عمرو قال ‘ قال رسول اللہ ﷺ‘ لعنۃ اللہ علی الراشی والمرتشی

(ابو داود: کتاب الاقضیۃ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے ‘ حضور ﷺ نے فرمایا ”اللہ کی لعنت ہو رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے والے پر“۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

۱۔ ”رشوت“ اس رقم کو کہتے ہیں جو دوسروں کا حق مارنے کے لیے حکومت کے کلرکوں اور افسروں کو دی جاتی ہے۔

۲۔ رہی وہ رقم جو اپنے جائز حق کی وصولیابی کے لیے، باطل نظام حکومت کے بے ایمان کارندوں کو، دل کی پوری نفرت کے ساتھ اپنی جیب سے نکال کر دینی پڑتی ہے، جس کے بغیر اپنا حق نہیں نکلتا، اس کی وجہ سے مومن اللہ کے یہاں دھتکارا نہیں جائے گا...... ان شاء اللہ۔

۳۔ ایسے حالات شدید تقاضا کرتے ہیں کہ خدا کا دین غالب اور حکمران ہو تاکہ حکومت کے کارندے عوام الناس کو اپنے جائز کاموں کے لیے ناجائز ذرائع اختیار کرنے پر مجبور نہ کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ کلام

اسلام دین فطرت ہے' اس نے زندگی کے مسائل میں اس قاعدے کو ملحوظ رکھا ہے کہ زندگی کے جو اصول فطری ہیں ان کو جوں کا توں رکھا جائے' جہاں فطرت کے راستے سے انحراف ہو اس کا رخ درست کر دیا جائے' اسی قاعدہ کے مطابق معاشی زندگی کے متعلق چند ضابطے جاری کرنے پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ سب سے زیادہ زور خدا ترسی اختیار کرنے اور اخلاق و ذہنیت کی اصلاح پر دیا۔

۱۔ قرآن کریم یہ اصول قائم کرتا ہے کہ انسان حصول دولت اور استعمال دولت میں نہ تو آزاد ہونے کا حق رکھتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے خود حلال و حرام اور جائز و ناجائز کے حدود وضع کر لینے کا مجاز ہے' کسی انسان کو یہ حق نہیں دیا کہ وہ جس چیز کو چاہے جائز اور حلال قرار دے اور جس کو چاہے ناجائز اور حرام قرار دے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ......الاعراف ۷ : ۱۵۷﴾ وہ رسول ان کو بھلائی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے' پاک چیزیں ان کے لیے حلال اور ناپاک چیزیں ان پر حرام کرتا ہے اور وہ بوجھ اور بندشیں ان پر سے اتارتا ہے جن سے وہ لدے ہوئے اور جکڑے ہوئے تھے۔

۲۔ زر پرستی اور دولتِ دنیا کی حرص و ہوس کی وجہ سے آدمی تجارت کو فروغ دینے کے لیے جھوٹ' دھوکہ دہی' بد دیانتی اور دیگر غیر اخلاقی حربوں سے کام لیتا ہے' قرآن کریم نے دولت کی اس بے جا ہوس کو بھی تباہی کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ (تم لوگوں کو ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا حاصل کرنے کی دھن نے غافل کر رکھا ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ اللہ کے راستے میں وہی انفاق مقبول ہے جو حرام کمائی سے نہ ہو اور اس کا مقصد ریاکاری اور نمائش نہ ہو۔

۴۔ اسلام نے زندگی کے لیے جو معاشی نظام دیا ہے اس کا بنیادی مقصد معاشی انصاف ہے، جس سے ایک طرف ہر طرح کے معاشی ظلم اور بے جا استحصال کا سدباب ہو اور دوسری طرف معاشرے میں اخلاقی فضائل کا نشوونما بھی ہو۔

۵۔ اس نظام میں معاشی اقدار کو الگ رکھنے کے بجائے دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ کیا گیا ہے اور اس کی عمارت خالصتاً خدا پرستی پر استوار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

38

مصادر و مراجع (یونٹ نمبر۲۱)

۱۔ البخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم، الجامع الصحیح، دار الفکر، بیروت

۲۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی، مکتبہ مصطفےٰ البابی الحلبی، قاہرہ ۱۹۳۷ء

۳۔ عمر پوری، عبد الغفار حسن، انتخاب حدیث، دار العلم، اسلام آباد

۴۔ کاندھلوی، محمد احتشام الحق، اسلامک انٹرنیشنل

۵۔ مسلم، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، دار الحدیث قاہرہ ۱۹۹۱ء

۶۔ ندوی، جلیل احسن، سفینہ نجات، ادارہ ترجمان القرآن لاہور ۱۹۹۰ء

۷۔ ندوی، جلیل احسن، راہ عمل، اسلامک پبلیکیشنز، لاہور

۸۔ نعمانی، محمد منظور، معارف الحدیث، دار الاشاعت، اردو بازار کراچی

۹۔ نووی، محی الدین ابو زکریا بن شرف، ریاض الصالحین، مکتبہ مدنیہ، لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ